داڑھی میں چھپا اسلام نہیں ٹوپی سے ڈھکا اسلام نہیں
اس طرح ملا اسلام نہیں دم ہے تو مجاھد وار چلو
قندھار چلو قندھار چلو

مرزائیوں کی عبادتگاہ کا صحیح نام

حکومت پاکستان نے جب آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے تحت مرزائیوں کو منجملہ دیگر ممنوعات کے اپنی عبادت گاہوں کو "مسجد کا نام دینے سے روک دیا تو انہوں نے بہت شور و غوغا مچایا حالانکہ حکومت نے نہایت صحیح قدم اٹھایا تھا جو کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی مزعومہ وحی کے بالکل موافقت میں کیا گیا تھا۔

مرزا صاحب کی وہ مزعومہ وحی یہ ہے :- الم نجعل سهولة فی کل امر بیت الفکر و بیت الذکر (براہین حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ ۴ صفحہ ۲۵۴/۵۵۸/۳۷۰)۔

مرزا صاحب نے اس مزعومہ وحی کے معنے یوں لکھے ہیں۔ کیا ہم نے ہر ایک بات میں تیرے لئے آسانی نہیں کی۔ کہ تجھ کو بیت الفکر اور بیت الذکر عطا کیا" مرزا صاحب مزید تشریح یوں کرتے ہیں :- "بیت الفکر سے مراد اس جگہ وہ چوبارہ ہے جس میں یہ عاجز کتاب کی تالیف کے لئے مشغول رہا ہے اور رہتا ہے اور بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے کہ جو اس چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے"

جب مرزا صاحب نے اپنی عبادتگاہ کا نام مسجد رکھا تو یہ بات مقبول نہیں ہوئی بلکہ بالکل رد کر دی گئی اور ان کو مندرجہ بالا مزعومہ وحی میں متنبہ کیا گیا کہ ہم نے تمہاری عبادتگاہ کا نام بیت الذکر رکھا ہے جس کا ماننا تم پر فرض ہے۔ مسجد کا نام ہم نے صرف مسلمانوں کی عبادتگاہ کا رکھا ہے جیسا "مسجد الاقصیٰ" اور "مسجد الحرام" وغیرہ جو کہ قرآن حکیم سے بالکل ثابت ہے۔ تمہاری عبادتگاہوں پر "مسجد" کے نام کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ لہذا تم اپنی عبادتگاہوں کا نام صرف اور صرف بیت الذکر ہی رکھ سکتے ہو۔ جو کہ ہم نے تم کو عطا کیا ہے۔

بہت افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ نہ صرف مرزا صاحب نے اپنی حیات میں اور نہ ہی ان کے متبعین نے آج تک مندرجہ بالا مزعومہ وحی کا کوئی احترام ہی کیا اور نہ ہی اس کی تعمیل کی بلکہ برابر خلاف ورزی کرتے رہے جس سے بالکل واضح طور پر یہ بات مانی جا سکتی ہے

کہ :۔ (۱) مرزا صاحب پر کوئی وحی منجانب اللہ عزوجل نہیں ہوئی اور یہ تمام باتیں ان کے اپنے ہی دماغ کی کاوش کا نتیجہ ہیں۔

(۲) مرزا صاحب کے متبعین کو بھی اس مزعومہ وحی کی صداقت کا یقین نہیں تھا، وگرنہ وہ اس کی تعمیل ضرور کرتے اور اپنی عبادتگاہوں کو "مسجد" کا نام نہیں دیتے بلکہ "بیت الذکر" ہی کہتے تاکہ ایک امتیازی حیثیت حاصل ہوجاتی۔

نہایت تعجب کی بات ہے کہ مرزائی صاحبان جب مرزا صاحب کے دیگر مزعومہ الہامات جو بقول مرزا صاحب کے اُن کو اُن کے اللہ نے کہے ہیں بغیر کسی حیل وحجت کے صحیح تسلیم کرتے ہیں اور مانتے ہیں تو پھر بیت الذکر والے مزعومہ الہام کو صحیح تسلیم کرنے اور قبول کرنے میں کیوں حیل و حجت اور شور اور واویلا کرتے ہیں۔ ان کو چاہیے کہ مرزا صاحب کی مندرجہ بالا مزعومہ وحی کا احترام کرتے ہوئے (جیسا کہ ان کا فرض اوّلین ہے) اپنی تمام عبادتگاہوں کا نام جہاں کہیں بھی وہ ہیں صرف اور صرف "بیت الذکر" رکھیں اور اس ہی نام سے آئندہ انکا تذکرہ کریں تاکہ ایک امتیازی حیثیت واضح طور پہ حاصل ہوجائے اور عامۃ المسلمین دھوکا نہ کھائیں۔ مزید برآں مرزائی صاحبان "مسجد" کے نام کو بالکل بھول جائیں۔ کیونکہ "مسجد" کا نام صرف اور صرف مسلمانوں کی عبادتگاہوں کے لئے منجانب اللہ عزوجل مخصوص کیا گیا ہے۔

مرزائیوں کے غیر مسلم ہونے کی یہ دوسری واضح اور ٹھوس دلیل ہے۔ فَاعْتَبِرُوا یَآ اُولِی الْاَبْصَار۔

(خلیل الرحمٰن قادری راولپنڈی)۔

سوانح مولانا غلام غوث ہزارویؒ

قارئین حضرات سے التماس ہے کہ راقم الحروف آجکل مجاہد ملت، وکیل صحابہ، قاطع مرزائیت، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزارویؒ کے حالات زندگی پر کتاب ترتیب دے رہا ہے۔ اگر آپ حضرات کے علم میں مولانا ہزارویؒ کا کوئی واقعہ ہو تو تحریر کر کے یا مولانا کا خط ہو تو فوٹوسٹیٹ کر کے مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجدیں۔ وہ بھیجنے والے احباب کے حوالہ سے کتاب میں شامل کیا جائے گا۔

میں تعاون کرنے والے دوستوں کا شکرگزار ہوں گا۔

منظور احمد شاہ آسی مدرسہ دارالعلوم معارف القرآن
مرکزی جامع مسجد مانسہرہ